

درجہ اولیٰ



مدنیہ المسیح
قادیان ۲۴ ماہ شہادت سیدہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ
بنصرہ العزیز کے متعلق مائت شام کی اطلاع منظر ہے کہ حضور کی عبودیت خدا تعالیٰ
کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ
حضرت ام المؤمنین مظلما العالی کی عبودیت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے
حمد للہ
محل بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک فیض الرحمن صاحب
فیضی ایم اے کیچور تسمیہ الاسلام کالج برادر خورد ملک عبد الرحمن صاحب خادم کجرات
کانکاج محترمہ و تسمیہ کیم صاحبہ بنت جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ
کے ساتھ مبلغ ۳ ہزار روپیہ ہر پڑھانے والے جانشین کے لئے مبارک کرے۔
محکم چودھری محمد یار صاحب دارف کو نکالت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے انچارج

جلد ۳۵ | ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۲۶ | ۶ جمادی الثانی ۱۳۶۶ | ۲۸ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان نبوت میں تقریب سعید

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد رضا بن حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شامی

ہدیہ تبریک

بتاریخ ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۲۶ بعد عصر تقریب سعید و خفقانہ صاحبزادی امیرہ الحمید صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
عمل میں آئی۔ آپ کانکاج صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب بن حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلے
پڑھا جا چکا تھا تلاوت قرآن مجید مولوی عبدالقادر صاحب نے فرمائی۔ پھر شتاق احمد صاحب نے نظم آئین پڑھی۔ قریشی فصیح الدین صاحب نے
نظم ازدر شین زبان حضرت ام المؤمنین مظلما العالی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت
شادی کے متعلق ایک مختصر سی تقریر فرمائی اور دعا کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ہم ادارہ الفضل و تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے خاندان نبوت کے تمام افراد خاص کر حضرت ام المؤمنین مظلما العالی حضرت امیر المؤمنین
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں

ہدیہ تبریک

پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانشین کے لئے بابرکت اور پشتر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

۶ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ

سکھ اور مسلمان

پنجاب میں سکھوں اور مسلمانوں کا جو چل دامن کا ساتھ ہے۔ وہ شاید ہی کسی ملک کے دو مختلف مذاہب کے پیروؤں کا ہوگا۔ یہاں زیادہ تر آبادی خامکریائی آبادی جاؤں کی ہے۔ بہت سے گاؤں ایسے ہیں جہاں ایک ہی مورث اسٹلا کی اولاد سکھ بھی ہے۔ اور مسلمان بھی بہت سے ایسے گاؤں ہیں۔ جہاں ایک گوت کے صرف مسلمان ہی آباد ہیں۔ جو ساتھ کے گاؤں میں اس گوت کے سکھ آباد ہیں۔ اور یہ حال ایک دو قلعوں کا نہیں بلکہ تقریباً تمام پنجاب میں یہی حال ہے۔ اس طرح سکھ اور مسلمان زیندار سلسلہ بعد نسل اتفاق اور محبت سے آباد چلے آتے ہیں۔ اگر ایک قیسری قوم جس کا کام ان دونوں سادہ مزاج قوموں کی عزت اور جانفشانی سے کمائی ہوئی دولت بلا عزت و شہرت معنی کرنا ہے درمیان میں نہ آتی۔ تو کبھی ممکن ہی نہ تھا۔ کہ دونوں میں مباحثت اور دشمنی پیدا ہوتی۔ یہی قیسری قوم جس کا فطری خاصہ ہی فقرہ ہستی ہے۔ اکثر ان سادہ اور آزاد لوگوں کے درمیان بھوٹ ڈانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اور ان کو اگر اپنا اوسیدہ دکھائی ہے اگر پنجاب گورنٹ بروقت تدارک نہ کرتی تو یقیناً آج چپہ بھرا راضی سکھ اور مسلمان زیندار کے پاس نہ رہتے۔ مگر کبھی سود در سود کی نذر ہو چکی ہوتی۔ یہ تو ان سکھوں اور مسلمانوں کا حال ہے جن کے آباؤ اجداد ایک نسل سے ہیں۔ اب ذرا شیر پنجاب کی زبانی سکھوں اور پٹھان مسلمانوں کے تعلقات کا حال سنئے پنجاب امر سنگھ صاحب ایڈیٹر ۲۰ مارچ کے مقالہ اقتباس میں ایک نزارہ کے پناہ گوین کی زبانی لکھتے ہیں۔

نزارہ کے ایک مصیبت زدہ سے جن کی اس علاقہ میں کئی لاکھ بروہے کی جائیداد اور مزدور زمین ہے۔ کجا جی ہے کہ اب نزارہ میں امن قائم ہو گیا ہے۔

اب واپس جائیں۔ تو اس نے کہا۔ اب تو اپنے آبائی وطن کا خیال ہی ناقابل برداشت ہے۔ اب ہماری زندگی وہاں پر لطف ہو ہی نہیں سکتی۔ پہلی رات کو چوڑی میں ہم اور مسلمان بھائی بھائی تھے۔ میسر مکان پر بندہ میں پٹھان آدمی رات تک بیٹھے خوش گیناں اڑاتے رہے۔ ان سے سے کیا سارے گاؤں سے میرے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ کوئی دشمن نہ تھا۔ یہ میں زمیندار تھا۔ اور پیسے والا بھی۔ ہر شخص کے وقت پر کام آتا تھا۔ میرے تمام خزانہ خان پٹھان تھے۔ جو مجھ پر جان دیتے تھے۔ لیکن دوسرے دن جب غیر علاقہ سے کچھ بدعاشی انگریزی علاقہ کے بدعاشی کو ساتھ لئے ٹھوول بجاتے اور نعرے لگاتے آئے۔ تو ہم ہندوؤں اور سکھوں نے سارے گاؤں کو دشمن پایا۔

ایڈیٹر صاحب نے اس قسم کو مسلم لیگ کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اگر ذرا ہی عقل ہے کام لیا جائے تو صاف کھل جائے۔ کہ یہ مخالفت اور اپناک دشمنی ان اشتعال انگیز تقریروں کا براہ راست نتیجہ ہے۔ جو سردار تارا سنگھ صاحب نے سچ اور گوئی چند صاحبان سے سوچاؤں کی ایک گفت سے لاپرواہی کر لیں لیکن بھائے اس کے کہ ایڈیٹر صاحب سکھوں کو ان لوگوں سے محتاط رہنے کی تلقین فرماتے۔ آپ نے کانگریس کے گن گانے شروع کر دیے ہیں۔ یہ شینڈل سکھ دوست دوسرے غیر خانی نیشلسٹوں کی طرح اب تک اس معاملہ میں بڑے ہونے میں کہ کانگریس جو سوتی صدی جاتی ہندوؤں کی نمایندہ جماعت ہے سکھوں کی دوست اور نزارہ ہے۔ حالانکہ موٹی سے موٹی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ کانگریس کا تقسیم پنجاب پر زور دینا محض جاتی ہندو کے مفاد کے پیش نظر ہے۔ ایک تیر سے دو تہائی اڑنا جاتی ہے اور پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کروا کر

مسلمان اور سکھوں دونوں کو کمزور کر دینا چاہتی ہے۔ تاکہ ہندو جاتی ہندوستان میں اپنی من مانی حکومت چلا سکے۔ وہ جانتی ہے۔ کہ سکھ اور مسلمان دو بہادر قومیں ہیں۔ اگر یہ دونوں ایک کر لیں گی۔ تو پنجاب کی اقتصادی طاقت جو ناخاندانوں کے ہاتھوں میں حاصل کر رکھی ہے۔ ان کے قبضہ سے نکل جائے گی۔ اور خامکریہ حصہ پنجاب غیر مسلموں کے ہاتھ آئے گا۔ اس میں تو اسی کا دور دورہ ہوگا۔ کیونکہ سکھوں کی اس حصہ میں بھی اقلیت ہی رہے گی۔

تاریخ خالصہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں اس قوم نے یہ ہتھیار ایک بار نہیں ہی بار استعمال کیا ہے۔ ہمارے یہ بھوے بھائے نیشلسٹ سکھ ایڈیٹر بڑے قسے فرماتے ہیں۔ کانگریس نے تقسیم پنجاب کی قرارداد منظور کر کے سکھوں کی دلچسپی کو بہت حد تک آسان کر دیا ہے۔ اگر کانگریس اس

اڑے وقت میں کام نہ آتی۔ چندہ بھی مصیبت زدگان کی امداد کے لئے سردار پٹیل اور دیگر کانگریسی لیڈروں کے اثر و رسوخ سے مل رہا ہے۔ کل تک جو لوگ کانگریس اور کانگریسی سکھوں کو گالیاں دیتے۔ اور پنجاب سے نکل جانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آج خود کانگریس کی انداز پر کچھ لگائے بیٹھے ہیں۔ کانگریس اور کانگریسی سکھوں نے وقت پر قوم کا پرچہ بچا دیا ہے۔

دیکھئے آزاد اور بہادر خالصہ کو کانگریس کا رہنما احسان ظاہر کر کے کس طرح کانگریس کی لٹی لٹی میں گرفتار ہونے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ غیر خانی نیشلسٹ ہر قوم میں کانگریس کے طریقے ہی کام کر رہے ہیں۔ اور نادان نہیں سمجھتے۔ کہ وہ اسی قوم کا مستقبل ہمیشہ کے لئے۔ درن آشری ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑنے میں مدد معادن بن رہے ہیں۔

استاد کی فوری ضرورت

سندھ کی ایک اسٹیٹ میں شادی شدہ استاد کی فوری ضرورت ہے تعلیم میٹرک ٹرینڈ جو چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کر کے بیوی اپنی تعلیم یافتہ ہو۔ کہ عورتوں کو معمولی مگر ذہنی تعلیم دے سکے۔ خواہ ۹+۳۵ جنگ الاؤنس۔ ایک من فیلد ماہوار۔ دس روپے فکری لکھنے کی ضرورت میں۔ بیوی کو فیلڈ اماورائٹ کی طرف سے من سب جنگ الاؤنس ملے گا۔ انچارج ایم۔ ساین سنڈکیٹ قادیان

اعلانات نکاح

- (۱) عزیزم جو دہری فضل الرحمن صاحب کن گھٹیا لیاں شمع سیالکوٹ مال کارکن اعظم این سنڈکیٹ انکا نکاح عزیزم صغریٰ بیگم صاحبہ بنت راہہ غلام حیدر صاحب بی۔ ڈیو ڈی۔ کلرک کراچی کے ساتھ نبیوی ایک نزارہ روپیہ حق مہر سیالکوٹ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم اسو کو بعد نماز جمعہ محمد آباد سٹیٹ میں پڑھا۔
- (۲) مکرّم احمد دین صاحب رشتہ ماہین مولوی محمد دین صاحب دیا کوڑ پڑا نزارہ کا نکاح حضرت عزیزم بیگم صاحبہ بنت جو دہری غلام محمد صاحب ٹیڈاسٹر قادیان کے ساتھ ایک نزارہ روپیہ مہر پر بروز اتوار مورخہ ۲۰ مارچ کو مسجد بارک میں بعد از نماز عصر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔
- (۳) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہل شہادت کو بعد نماز عصر مسجد بارک میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا نکاح حضرت عزیزم بیگم صاحبہ بنت میان عبدالقادر صاحب سے ایک نزارہ روپیہ مہر پڑھا۔
- احباب و عافرائیں کہ یہ تعلیق جانیوں کے لئے مبارک ہو۔

کالی داس اور پردہ
پھر ہندوستان کے مشہور شاعر ہندو
کالی داس جی نے اپنی کتاب شکشا میں لکھ
ہے کہ جب شکشا باہر نکلا کرتی تھی تو
وہ پردہ کیا کرتی تھی۔ "دشکشا علیٰ راسہ"
ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ پراچین
سہ میں رشی اور اوتار پردہ کیا کرتے تھے۔
اگر پردہ کرنا برا ہوتا۔ یا اس کے اثرات بد
ہوتے۔ تو ہرگز پراچین رشی اس کی اجازت
نہ دیتے۔ اصل بات یہی ہے کہ گاندھی جی
نے ہندو گرنتھوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ ورنہ ہرگز
اس کام کو برانہ نہ بتاتے۔ جس کو رشی اور اوتار
کرتے رہے ہیں۔ اور یہ رواج ہندوؤں
میں اب تک قائم ہے۔ (باقی)
(مہاشہ محمد عمر)

مہاراجہ رام چندر جی نے ان لوگوں کو یہ سکندر فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ پردہ ضروری ہے۔ لیکن بعض حالات میں ان لوگوں پر پردہ نہ کر کے، تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً مصیبت میں، دکھ میں لڑائی میں۔ نگاہی آفت میں اگر پردہ قہراً دیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ سیتا اس وقت مصیبت میں ہے۔ اور میں خود اس کے پاس موجود ہوں۔ راما نے یہ دیکھ کر کاندھ میں اس حوالہ سے ثابت ہے کہ راما کے وقت میں پردہ کا رواج تھا، اور خود مہاراجہ رام چندر جی کی بیوی سیتا مہارانی بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔ مہاراجہ رام چندر جی مریدا پر مشتمل تھے۔ ان کا کوئی فعل ہندوؤں کے نزدیک ایسا نہیں ہو کہ دھرم کے خلاف ہو۔ اور اگر وہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں۔ تو وہ مریدا پر مشتمل نہیں ہو سکتے۔ پس آپ کے سامنے مہارانی سیتا کا پردہ کرنا اور آپ کا

وقف جائیداد کے متعلق حضور کی طرف سے مزید وضاحت

حضور کی خدمت میں مندرجہ ذیل سوالات پیش ہوئے۔ امد حضور نے جو جواب مرحمت فرمائے۔ وہ مشائخ کے جاتے ہیں؛

حقایق

آمد زیادہ ہو۔ تو جائیداد کے وقف کا سوال نہیں۔ اگر جائیداد کی قیمت زیادہ ہو۔ تو کسی مکان بھی اس میں شامل ہے۔
ایک مکان وقف نہیں ہو سکتا۔ اب یہ قاعدہ ہے کہ کرب جائیداد وقف کرے۔

سوالات

- ۱۔ کیا سبھی مکان جو کہ اپنی رہائش میں کام آتا ہے۔ اور آمدنی کا ذریعہ نہیں وہ بھی وقف جائیداد میں آتا ہے۔ یا مستثنیٰ ہے۔
- ۲۔ ایک شخص اپنی جائیداد میں سے ایک مکان وقف کر سکتا ہے۔
- ۳۔ کیا نقد روپیہ اور حق مہر جائیداد میں شامل ہے۔

کیوں نہیں کیا روپیہ جائیداد نہیں ہوتا؟

لیجسنی دے اگر ایک ماہ کی آمد جائیداد کی قیمت کے پلے سے زیادہ ہو۔ تو ماہوار آمد وقف کی جائے (۲۰) جائیداد جب وقف کی جائے۔ تو ساری کی ساری وقف کی جائے۔ (۲۱) کوئی مکان نقد روپیہ حق مہر جس جائیداد میں شامل ہے (شعبہ وقف جائیداد)

در رسالہ احمدیہ میں داخلہ

مدرسہ احمدیہ کھل گیا ہوا ہے۔ اور اس میں داخلہ شروع ہے۔ احباب اپنے عزیزوں کو اس میں جلد داخل کر لیں۔ مدرسہ میں داخلہ یکم جمادی الثانی ۱۳۸۵ء تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد سوائے استثنائی حالات کے کسی طالب علم کو داخل نہیں کیا جائیگا۔ مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبارک شہداء کا قائم کردہ ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ابو عبد اللہ محمد العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس کے متعلق فرمایا ہے۔ "مدرسہ احمدیہ میں لوگ اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے ہر خاندان اچھا سمجھتا ہے۔ کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آجاتے ہیں۔ اے بیٹے کی منزلت نہیں اور چونکہ ہر گھر میں سمجھا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی کم سے کم رقم ہونی چاہیے کہ ہر خاندان ایک لڑکا لے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا۔ وہ تو شرم و حیا کی وجہ سے تو

پیرده اوریت دو دھرم

یہ فرمانا کہ دھرم میں پردہ کے لئے کوئی ستمکار
نہیں۔ درست نہیں ہے۔ اگر کا مذہبی جی
نے ہندو دھرم کے رشتوں کا مطالعہ کیا ہوگا۔
تو وہ یہ الفاظ نہ فرماتے۔ کیونکہ وہ اور
مشائستہ میں ایسے حوالہ جات ملتے ہیں۔ جن
سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ پراچین
سمہ میں رشتی پردہ کیا کرتے تھے۔ اور انی
ہی پردہ کا رواج تھا۔

وید اور پردہ
 جب ہم وید مقدس پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو
 اس میں لیجن ایسے منتشر ملتے ہیں۔ کہ ہم سے
 پردہ کا جو اثر ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ وید پرانا
 ہے۔ کہ اسے نیم میں چلانے والے خاوند تیری
 یہ عورت جو کہ اپنے اندر خواہشات رکھتی
 ہے۔ ایک محدود جگہ کے اندر رہے۔ یہ تیری
 ماں اور بھائی اور بہن کے ساتھ چار دیواری
 کے اندر بندھی رہے۔ "اور وید کا مذکورہ
 وید کے اس منتر سے معلوم ہوتا ہے کہ
 پرانا خاوند کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ تو اپنی عورت
 کو گھر کے اندر رکھ اور اس کو آزادانہ لوگوں
 کے سامنے پھرنے نہ دو۔ وید میں ایک لفظ
 "ودھتیا" کا آیا ہے۔ جس کے معنی بند
 کر کے رکھنے کے ہیں۔ یعنی ان کو گھر میں رکھا
 جائے۔ اور باہر آزادانہ طور پر لوگوں سے
 ملنے کی اجازت نہ دی جائے۔

مہاراجہ رام چند راو پرودہ
 پیر جب ہم رامائن کا مطالعہ کرتے ہیں۔
 تو وہاں لکھا ہے۔ کہ مہاراجہ رام چند وہی
 جگہ مہندوؤں کے نزدیک مریادہ پرشوتم
 (یعنی احکام شریعت پر عمل کرنے والے)
 کی بیوی سیتا بھی پرودہ کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ
 مہاراجہ رام چند وہی ہے جب راون کو مار کر
 سیتا کو اسکی قید سے چھڑایا۔ اور رام چند
 ہی نے حکم دیا کہ اب سیتا کو میرے پاس لے
 آؤ۔ تب اور نوج کے دیگر عہدہ داروں
 نے عرض کی کہ مہاراجہ سیتا جس کو کہ اکاش
 و آسمان کے پرندے اپنی دیکھ سکتے تھے۔
 وہ اب بے پردہ کس طرح لوگوں کے درمیان
 سے گزر کر آسکتی ہے۔ اس نے مزبور ہی ہے
 کہ اس کے لئے کوئی انتظام کیا جائے۔

نواکھی بنگال کے علاقہ میں دہرہ کرتے ہوئے گاندھی جی نے ہر اترتھنہ کے بعد پڑ کے متعلق ہندو عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ مسلمان عورتوں کو پردہ کے بد اثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور ان کو سمجھائی۔ کہ پردہ میں لایکا نقصانات ہیں۔ تاکہ یہ اس بری رسم سے نجات حاصل کر کے ایشیا کی آزادی میں مردوں کی مدد کر سکیں۔ میں نے جہاں تک اسلام سوا دھیا سے مطالعہ کیا ہے۔ اس میں پردہ کے لئے کوئی سفطان دیکھ نہیں ہے۔ (دستور دہلی ہندی ۱۵ مارچ ۱۹۴۷ء)

گاندھی جی ہمارا ج نے ہندو عورتوں کو بلے پر دگی کا اپدیش کرتے ہوئے جو یہ الفاظ فرمائے ہیں۔ کہ دھرم میں پردہ کے لئے کوئی سفطان دیکھ نہیں۔ میرا جہاں تک وچار ہے۔ یہ صیح نہیں۔ کیونکہ اسلام دھرم نے تو صحت طور پر پردہ کی اگیا دی ہے۔ اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ پردہ کریں۔ اور جو مسلمان عورت پردہ نہیں کرتی وہ فیضان اللہ تعالیٰ کے حکم کا نافرمانی کرتی ہے۔ اگر گاندھی جی نے اسلام کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ کبھی بھی یہ الفاظ نہ فرماتے۔ بلکہ میرا تو دعویٰ ہے کہ آپ نے ہندو دھرم گرتھوں کا بھی مطالعہ نہیں فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ اس وقت سیاسی دنیا میں کافی عزت اور شہرہ و نام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک دھرم اور مذہب کا سوال ہے۔ آپ کو وہ پوزیشن حاصل نہیں۔ جو کہ ایک دھارمک انسان کو ہوتی ہے۔ اور اس کا اقتدار خود آپ نے ہی کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے نواکھی کے علاقہ میں ہر اترتھنہ کرتے ہوئے کہہ کر ”میرا اندر تا ایک ہے۔ لوگ مجھ کو مہاتما کہتے ہیں۔ لیکن میں تو ابھی تک دھرم کے سو روپ سے بھی ناواقف ہوں۔“ گاندھی جی ہمارا ج نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ وہ دھرم اور اس کے سو روپ کو نہیں جانتے۔ تو جب وہ دھرم سے ہی ناواقف ہیں۔ تو پھر ان کا

نئے ارض و سما

قلب یورپ۔ سوئٹزر لینڈ میں تبلیغ احمدیہ ماہ مارچ

اذکرہ ناصر احمد صاحب بی۔ اے مجاہد سوئٹزر لینڈ

پنجاب کی ایک۔ سبز ارض کو اپنے ماں بلا گیا۔
جن کو خطوط کعبہ رعبہ ان کے سوا لاریت کے
جو اس پر بیٹھے گئے۔ اور بعض کے گھروں
میں جاکر ان سے گفتگو کی گئی۔
مسٹر لیبر مین

ایک بڑا بڑا درم مولوی غلام احمد لیسر صاحب ایک
صاحب کی دعوت پر انہیں ملے گئے۔ ان سے ان
کا پہلے سے قارت قضاہاں درنگ گفتگو ہوتی
رہی۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کے علاوہ
مہدوتان کی موجودہ یعنی بھی زیر بحث آئی
انہیں دو کتب بھی مطالعہ کے لئے دی گئیں۔
میں جہاں کہیں ہوتا تھا مجھے۔ مہدوتان کے
مسلمانوں کے سیاسی مطالبات کے جو اذکوات
کرتے۔ اور موجودہ گفتگو کی جو بات صحیح و نیک
میں کیا کرتے ہیں۔ نیز مسلم لیگ کے متعلق جو
مخاطبیاں وہ کر کے کیا کرتے ہیں یا جاتی ہیں
ان کا حال کہہ کر مسلمانوں کے نقطہ نگاہ کو روشن
کیا جاتا ہے۔ اور جو مسلمانوں کا پرہیزگار زیادہ
ہوئے کہ یہاں لوگ مسلمانوں کی سیاسی
پوزیشن سے ناواقف ہیں۔ اور حقائق بہت
حد تک ان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

ایک روز ایک صاحب مسٹر شریف گھٹ
سے خاک رنے اسلام میں مہدوت کے دور
بر گفتگو کی۔ اس نے کہا کہ اسلام میں مہدوت
کے حقوق نہیں ہیں۔ اس پر تفصیل سے اسے
مہدوت کا درجہ اور دوسرے اسلام جیاریات
وہ بہت حیران رہا کہ کیا ایسی قطعہ اسلام
میں پائی جاتی ہے۔ ایک روز برادران لطیف
و لیسر صاحبان کو سچے سچے چرچ میں گئے۔
اور دو اشخاص سے احمدیت کے متعلق
گفتگو کی۔ ایک روز مسٹر ٹائل جو کہ سچے سچے
کی بہت ولدادہ ہیں آئیں۔ دیر تک ان سے
اس مذہب کے متعلق گفتگو کی گئی۔ اور مقابلہ
میں اسلامی عقیم کو پیش کیا گیا۔ انہیں آخر
میں اسلامی تعلیم کی برتری کا اقرار کرنا پڑا۔
اسلامی نادر کے متعلق کہنے لگیں۔ کہ مجھے یہ

ہر روز جو چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی عہد امت کے لئے کو ظاہر کرتا ہے۔ اور ہر
رات اسلام کی حقانیت کا ذکر کرتا ہے۔
چاس سال کے قلیل عرصہ میں وہ باجی پوری ہوئی
جو غیر معمولی طور پر مخالف حالات میں خدائی
اذن سے کی گئیں۔ ان باتوں کا پورا سامنا
اس زمانہ کے بیٹا میر کی صبر و شجاعت کے ثبوت ہے
لے ہر دگر دلیل سے بے نیاز کر دیتا ہے کہ کون
کی شہادت سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں۔ ان
لفظات میں سے ایک نشان حضرت مسیح موعود علیہ
الصلوۃ والسلام کے پیغام کی اشاعت کا نشان
تھے جو آج دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں کہیں
کہ کہیں زیادہ۔ اشاعت احمدیت کی یہ اجدادی
مثال اس انجام کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔
جو غیر مبہم الفاظ میں خدائی وعدہ کے طور
پر ہیں دیکھئے۔ جس سے بڑھ کر کوئی چیز
ناوے ایمان کی جھلکی کی ضمانت نہیں۔
میدان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اسلام
کے لئے ہے پیغام کی اشاعت کے سلسلہ
میں مبلغین احمدیت کی ماسی کا ذکر بار بار
مختلف رنگوں میں اخبارات میں ہوتا ہے۔
میں مومنین کے ایمان زیادہ قوی ہوتا ہے اور
مؤمنین کے لئے ایک اور ذریعہ دلیل قائم ہوتی
ہے۔ یہ رہا جو موجودہ دینی اور دنیوی
کا مہم مقام ہے۔ اس کے مختلف ممالک میں
پیغام احمدیت کے مقاد کام کر رہے ہیں۔
ذیل میں اختصار کے ساتھ ان ماسی کا ذکر
کیا جاتا ہے۔ جو اس تاریک اور نادیدنی
پر اعظم کے ایک وسطی ملک سوئٹزر لینڈ میں
چند نوجوان خدائی توفیق سے بجا رہے ہیں۔
ماہ مارچ کا جب انی نصف صبح معمول
شہ پر سبز دھوا۔ بچہ اس موسم کے عادی
ہوئے کہ وہ بھی طور پر بیماری نقل و حرکت میں کی
رہی۔ کو شخص موسم کو جسے کام کے کسی پروگرام
کو ملتے یا منسوخ نہ کیا گیا۔ اور خدا کے فضل
سے ہر ممکن طریق پر خدائی پیغام کو لوگوں تک

پہنچائیں۔ کہ اوقات مقدسوں جن میں
نماز پڑھی جائے۔ بلکہ جب کسی کا دل
چاہے عبادت کرے۔ میں نے کہا عبادت
و قسم کی ہے۔ ایک جب دل چاہے۔
نقی طور پر عبادت کی جائے۔ دوسرے
ذہنی عبادت سے جو اتحاد قومی اور اصلاح
نفس کے لئے خدائی نے خاص شرائط
سے مشروط کی ہے۔ میں نے وقت ذکر کیا
کرتے رہے کا حکم ہے کہ کسی کام میں ہم کریں۔
ہم دیکھ کے اس لئے کہہ دیتے ہیں۔ پس یہ اصول
ہی پیدا نہیں ہوتا کہ خدا کو یاد کرنے کے لئے
وقت معزوب نہ چاہئے یا نہیں۔

ایک روز ایک گیتھو لک باوری مسٹر
مشر آئے۔ اور سلسلہ کے متعلق
معلومات حاصل کیں۔ یہ صاحب مدیر و
بھی ہیں۔ اگلے روز ایک کتاب اپنی تصنیف
میں دی۔ دو مرتبہ ایک طرہ سے مشرف
نے جو برس مہدوتان میں رہ چکی ہیں۔
میں اپنے ماں بلا یا میں سے تبلیغی گفتگو کی گئی
طرہ پر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

برادر لیسر صاحب کو ماٹار انڈ جلیش کا
خاص مشق ہے۔ اور اس عزم کے لئے
واقفیت پیدا کرنے کے لئے مختلف چروچوں
اور دوسرے ایسے مقامات میں جاتے رہتے ہیں
ایک روز ذکر سچے سچے ریڈنگ روم میں گئے
ایک شخص نے کہا۔ کہ خدا تعالیٰ کو جو نیات کا
علم نہیں۔ اور وہ مادی دنیا کے کاروبار میں
و حل نہیں دیتا۔ اس پر انہوں نے اسے
بجیل سے ایک حوالہ دکھایا۔ کہ مسیح نے کہا
کہ خدا تعالیٰ کو ہمارے بالوں کی تعداد کا بھی
علم ہے۔

ایک صاحب مسٹر ایگر میں نے جو اپنی انگریز
بیوی اور سچی کے ہمراہ مہدوتان کے لئے
رواد ہو چکے ہیں۔ ہمیں رو انکی سے قبل چلے
پر بلا یا۔ ان سے پہلے بھی گفتگو احمدیت کے متعلق
ہوتی رہی تھی۔ انہیں قادیان چلے۔ اور احمدی
احباب سے ملنے کی مزید تاکید کی گئی۔
پروفیسر نے قادیان پر مشتمل ایک مشہور پریشر
ہیں۔ ایک بار درم لیسر صاحب نے ان سے انہیں لکھنے
نہ جہاں ہو کر کہنے کے کہ پہلی مرتبہ میں نے اسلامی مبلغین
کو دیکھا ہے۔ یہ سلسلہ کے حالات جلتے جلتے
ہی جاتے کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی تبلیغ کا کام کر
رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ مسٹر ایگر۔ کہنے لگے افریقہ
میں اس طرح کی حالت رہی ہیں۔

کودان اسلام کا افریقہ پھیل رہا ہے۔
اور اسلامی مبلغین زور شور سے کام کر رہے
ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ وہ بھی جہاد احمدیہ کے
مبلغین ہیں۔ انہیں ایک کتاب مطالعہ کے
لئے دی گئی۔ اسی طرح ایک روز ایک مشرق
پروفیسر فارسی نے کامو قہ بلا۔ اسے احمد
سے آگاہ کیا گیا۔

ایک اخبار میں جو جرمن زبان میں شائع ہوتا
ہے۔ ایک مضمون شائع ہوا جس میں یورپ
میں آنے والے تحریک جدید کے مبلغین
کے قافلہ کا ذکر تھا۔ خاک رنے ایک خط اس
اخبار کے ایڈیٹر کو لکھا جس میں بعض غلط فہم
دور کے آئے۔ اس کے مقصد کو پیش کیا گیا
ایک روز ایک پریس میں تبلیغی مضمون کیا۔
کہ ہمیں آپ کے مضمون کے ایڈیٹر کو لیسر کا مضمون
کہہ کر ایک گیتھو لک اخبار میں ایک مضمون
شائع ہوا ہے جو ہم آپ کو بھیجنا چاہتے ہیں۔
تعالیٰ وہ مضمون ہمیں نہیں ملا۔

مسٹر لیبر مین کو کاد کر پیلے کر چکا ہوں۔
میں سے بہت خاموشانہ طریق پر پیش آتے ہیں
خدا تو نے ان کے دل میں ہمارے لئے
اعلام و صحبت کے جذبہ بات پیدا کر دیا
ہیں۔ مختلف مواقع پر مدد کے لئے اپنے
ہم کو خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمر ۶۴
برس ہے۔ لیکن صحت کے لحاظ سے بہت متعزز
ایک روز میں سیر کرانے کے لئے اپنی عورت
جھیل لگا کر لے گئے۔ برادر لطیف صاحب
کو جو بیماری کے ایک قریبی گاہ میں منتقل ہوا
تھا۔ اپنی عورت لے کر آئے۔ اور انہیں وہیں
جھوڑ آئے۔ انہیں تبلیغ جادی سے خدائی
ان کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ ان
کو ایک سے باہر سڑک کانٹوں سے ایک
نہج کے ذریعہ معلومات چاہیں۔ انہیں مفصل
خط لکھا گیا۔ اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام
میں موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیوں کا
ذکر کیا۔ بارہا شرفات بھی تک جو من زبان کی
میں مدد پر ملتے۔ یہ ایک مشکل زبان ہے۔
تاہم پوری کوشش سے اسے حل سے حل
میں منتقل ہیں۔ احباب و غافلین کو خدا تعالیٰ
میں حل اس قابل بنا دے کہ کم عمر کی لڑکی
اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا سکیں جو اس دنیا
ایک ہی آخری سہارا ہے۔ آمین
اس ماہ ایک وقت میں کان کے متعلق مشرق
آئی۔ میں نے ان کے آواز تک پہنچے مکان کے چھوڑ دیا۔

سوائے یورپیوں کے دیگر تمام قومیں بھی احمدیہ کی دعوت کو قبول کر رہی ہیں۔

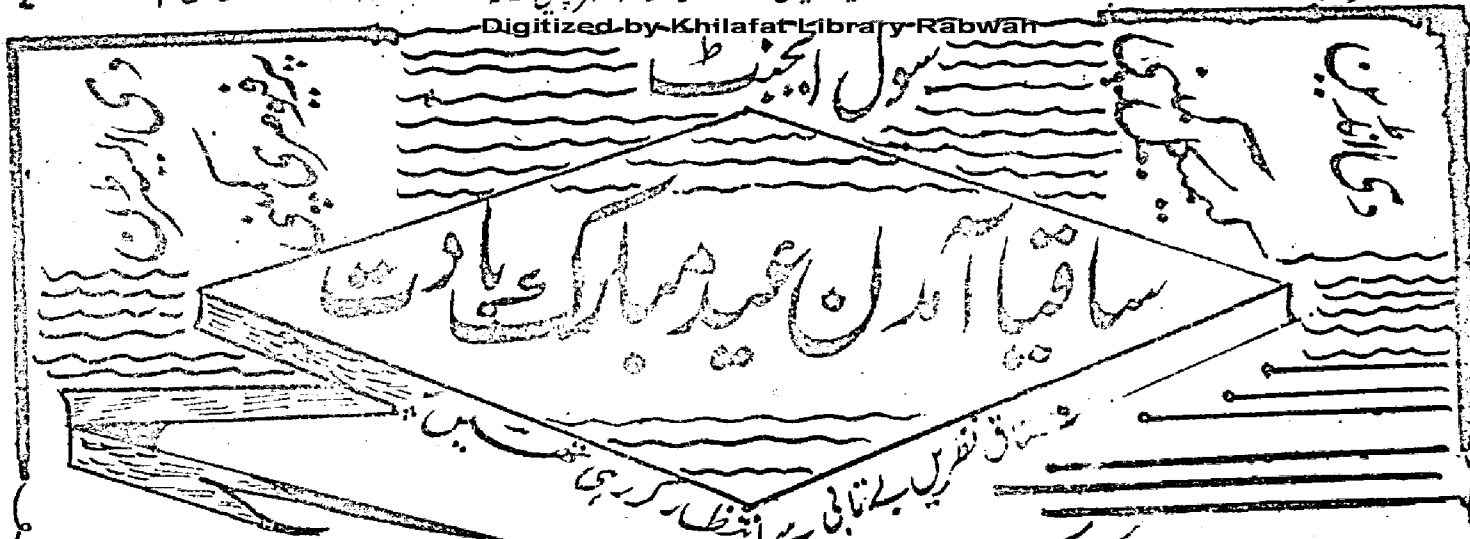
نئی جگہ کی تلاش میں بہت تک و دوک کرنی پڑی
آخر خدا تعالیٰ نے فضل فرمادے کہ باوجود کمزوری کے تیرے
قلبت کے جو خط کا رنگ رکھتی ہے ہمیں ایک عکس ملتا ہے
مگر نہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی انوار آسمان کے تیرے
مکالمات پریشانی و تشویش کا باعث رہی ہیں جو تیرے
صوت کرنی پڑی خدا تعالیٰ ہمارے درد کو دور
فرمائے۔ اور ہم سہلوت کی سہلے اپنے فخر کو ادا کر سکیں
برادر دم چیریڈی عبداللطیف صاحب دیر علاج میں
اجاب ان کی محنت کیجئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ
خدا تعالیٰ انہیں ملے محنت کا بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

طاقت کیلئے
کسی سیرگی کو لیاں سب اعلیٰ علاج ہیں۔ ایک چند
درہ استعمال سے اس قدر حالت سرکت بدل جاتی ہے
اور وہ قسم کی کڑوری دور ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ
حالت حافظہ کی ٹوٹن کمزور دماغ کے علو و مرتبہ خرابی
اور دیگر کئی بہت مفید ہیں۔ آپ صحت کا تکیہ اور جسم
تربہ کو کرتے ہیں۔ قیمت فی شیشی اہم کو لیاں ۱۰ روپے
بھونچوں حال اگر آپ زندگی کا طلعہ امتناعا ہے ہیں
تو طبیعت طبع سے بہت اس کو بیاں مطلع کریں۔ یہ حالت
شش اور کماہب خیر ہے۔ قیمت فی بوتل ۱۰ روپے
میں محمد دہر فاسٹ میسری دواخان

مصنفہ: امیر تیل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب دوسرا بقولہ
ایڈیشن: انگریزی اور اردو ہدایت آب و تاب سے شائع ہو گیا ہے۔ احمدی احباب
کے لئے بیظیر کتاب ہے۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو بطور تحفہ دیں۔ سفید کالی
کاغذ آرٹ پریس پر چار عدد تصاویر۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ ہر صفحہ پر ایک
دو تین اکیس ستر کے پانچ عدد اکس معائنہ۔ رہنما تصانیف بطور تحفہ فرمائیں
نیو بک سوسائٹی پوسٹ بکس نمبر ۴۴۔ لاہور

موقعہ زمین فروخت ہو رہی ہے۔ رقبہ ۳ کنال ۱۰ مرلہ واقعہ محلہ قادر البکات شرقی جس کے شمال کنارے سے پانی ملے گا۔ جو درخت پس فٹ کی جا رہی ہے۔ اور اس نمبر میں سے عقیقہ سا رقبہ ۲۰ ایکڑ میں جائے گا۔ جو درخت کانات اور اس کے چھپے کانات بنانے کے خواہشمند ہوں۔ ان سب سے بہترین موقعہ ہے۔ قادر البکہ خریدنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اور بھی مختلف محلہ جات میں زمین قطعات قابل فروخت ہیں خواہشمند اصحاب تفصیلات معلوم کر کے خرید سکتے ہیں فتح محمد ریسیال

لوہ کی سفید نہایت عمدہ خوبصورت مضبوط پائیدار زمانہ موٹوں کے لئے مردانہ قسمیوں کے واسطے سوئی کپڑوں کے مقابلہ میں ہزار
برج بہترین اور با رعایت ہماری گارنٹی ہے کہ مال کو دیکھ کر آپ بخوک کا آرڈر دیجیں امریکن کلائنٹل مجنسی ۱۸۵۴ شیخ بدھا سٹریٹ امرتسر
ریخ ۲۸ فی گز۔ آکر کا محصول ۱۵/۱۰ ہے۔ آپ بخور اہیت مال ضرور منگو ایس۔



اس سے قبل ہم امپیریل کیمیکل کمپنی - جو کہ نہایت اعلیٰ قسم کے انگریزی عطر بنانے میں یکتا ہے - کے سینٹ مہیا کر کے اس طبقہ کی ضروریات جو کہ انگریزی عطروں کا دلدادہ مخفا ہو کر رہے تھے -

اس کھے باوجود وہ طبقہ جو کہ عقیدہ یا اپنے انفرادی ذوق کے مطابق یا پھر اس لئے کہ مشرق کے رہنے والے صدیوں کے استعمال کی وجہ سے ویسی عطر سے مانوس ہو گئے ہیں - انگریزی قسم کے عطریں خواہ وہ کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو وہ کیف و سرور محسوس نہیں کرتے - جو وہ ویسی عطر میں قدرتی طور پر محسوس کرتے ہیں - ہم سے بہت اصرار کے ساتھ ویسی عطر کا مطالبہ کیا جاتا رہا اور حقیقت یہ ہے کہ عطر کا مہیا کرنا کوئی مشکل امر بھی نہ تھا لیکن جو امر ہمارے مد نظر تھا وہ یہ تھا کہ جو امپیریل کیمیکل کمپنی کے سینٹ ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنا چکے ہیں - اسی طرح ہم اس قائم شدہ وقار کو نہ صرف یہ کہ قائم رکھ سکیں - جہاں یہ اعلان آپ کے لئے بامسرت ہو گا وہاں ہمارے لئے بھی کچھ کم خوشی کا موجب نہیں - جنہیں آج خوشی ہے کہ :-

لہذا الحمد للہ ہر آن چیز کہ خاطر منخواست آخر اندر پس پردہ تقدیر پدید

چنانچہ انڈین کیمیکل کمپنی جو کہ ویسی عطر بنانے میں اپنی نظیر آپ ہے - اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں - کہ وہ ہمیں ہندوستان کے لئے اپنا سول ایجنٹ مقرر کرے لیکن فی الحال ”گلاب“ اور ”چنبیلی“ تیار ہیں باقی قسم کے عطریات تیار ہونے پر اخبار میں اطلاع کر دی جائے گی -

دوکانداروں کیلئے خاص رعایات ہونگی مزید تفصیلات کے لئے خط و کتابت کریں -

دی اسٹار پشہ فوری کمپنی قادیان

ضروری خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والیان ریاست اور صوبہ بہتر شد کے متعلق سردار پٹیل کا بیان !

نئی دہلی ۱۰ اپریل، سکریٹریس نے مشیرانہ لیٹر اور ریاست حکومت کے مہتمم جبریل پٹیل نے ایک بیان میں ہندوستان کے والیان ریاست سے اپیل کی ہے کہ کانگریس نے ان کی طرف دوسری کا جو فائدہ بڑھا یا ہے۔ وہ اس کی قدر کریں۔ آپ نے کہا ہندوستان کے فوجیوں اور راجاؤں کو صوبہ الپٹی اور وسیع ملکی مفاد کو مد نظر رکھ کر دستہ رسا سبلی میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا جائیگا اور ذاتی مفاد اور محض شخصی امور کے پیش نظر کوئی فیصلہ نہ کرنا چاہیے۔ آپ نے کہا کانگریس نے اس سلسلے میں معمول روایت اختیار کیا ہے۔ وہ دھیمان ریاست پر کوئی ناجائز دباؤ نہیں ڈالنا چاہی

آپ نے صوبہ سرحد کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ گئے انداز سے اس ملک کے محض لیڈر سرحد کے قوم کو یقین دہانے کی کوشش کر رہے ہیں سکروان کی کانگریس وزارت مغرب مستعفی ہو رہی ہے۔ اور نئے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ لیڈر ایسے بیانات دے کر حکومت اور اقلیتیوں کے خلاف موج دہائے مشدد اور تحریک کو برپا کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا سرحد کی موجودہ وزارت کو عدلیہ کی تائید حاصل ہے۔ شری ایک سال قبل انتخابات میں ہار گئے۔ پاکستان کے خلاف غیر امنی دیا تھا۔ ہندو اب نئے انتخابات کی کوئی وجہ موجود نہیں آسام گورنمنٹ کا ایک مجموعہ نہ موسکا شکایت۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء آسام مسلم لیگ کی مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے کہ گزشتہ دنوں آسام گورنمنٹ کی کابینہ کی پالیسی کے متعلق گورنمنٹ اور مسلم لیگ کے نمائندوں نے سبھوتہ کے لئے جو فارغ لاکھ کیا تھا۔ اسے منظور کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ مجلس عمل نے دو دن کے عرصہ میں کرنے کے بعد کیا ہے۔ مجلس عمل کے سر مشر محمد عبداللہ خان نے اس سلسلے میں ایک بیان میں کہا۔ میں سرمدت اس کے

سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ بد قسمتی سے گورنمنٹ اور مسلم لیگ کے درمیان سبھوتہ کی کوشش ناکام ثابت ہوئی ہے۔ حکومت میں فرقہ وارانہ فساد۔ حکومت ۲۰ اپریل ۱۹۴۷ء کو کل بھر نشستات اچھی رہی۔ لیکن پھر بھی شہر کے مختلف علاقوں میں آتشزدگی اور شاد اور پھروں سے حملہ کرنے کی ستر وادیں ہوئیں۔ بعض مقامات پر زلزلہ مندوقوں اور دیگر ہتھیاروں کا استعمال کرتے رہے۔ بعض علاقوں میں ۵۰ گھنٹوں کا کرفیو اور رونا فزا کر دیا گیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ کے وزیر مالیات سرمدت نے حکومت دینا پویشیشن سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے عوام سے امن کے ساتھ رہنے کی اپیل کی ہے۔ اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ سرمدت اور مشر جبریل کی مشترکہ اپیل پبلک عمل نہیں کر رہے۔ آپ نے کہا گورنمنٹ پوری قوم کے ساتھ فسادات کی روک تھام کرے گی۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء اور دیگر فسادات میں رقبوں میں احتجاجی تحریک مائد کرنے کے سوال پر بھی فرمایا جاتا ہے۔ حکومت کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں منعقد ہوئی جس میں قیام امن کے سلسلے میں حکومت کا غامض ہٹلے کا فیصلہ کیا جابان میں نئے انتخابات کے نتائج

۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ حال ہی میں جابان میں نئے انتخابات ہوئے ہیں۔ انتخابات کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ جابان پارلیمنٹ میں سب سے بڑی پارٹی وائیوشن ویک پارٹی پارٹی ہوئی۔ جس کے ۱۲۳ ممبر کابینہ ہوئے ہیں۔ لیبر پارٹی نے ۱۱۳ اور ڈیموکریٹک پارٹی نے ۱۲۳ سینیٹ میں مکیڈ لٹ پارٹی کے صرف چار ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

صوبہ سرحد کی صورت حالات

پشاور ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء مکیڈ لٹ پارٹی نے سبھوتہ میں ایک اور فیڈی مونیٹیشن کی بندوبست طیارہ سبھوتہ سرحد کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو جائیگا۔ مکیڈ لٹ کے روز واکسٹا راولپنڈی روانہ ہو جائیگا۔ جہاں سے وائیوشن چلے آئے گے۔ الیہ لیڈی مونیٹیشن نے مزید چند

روز پھر گورنمنٹ اسٹیل خان ٹانگ اور اور مدت سر کے فسادات کا دورہ کرینگے مکیڈ لٹ نے ایک بیان میں صوبہ کے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ زیادہ سے زیادہ دودھ ہفتوں تک سرحد کی موجودہ اسمبلی ہٹ جائیگی اور نئے انتخابات عمل میں آئیں گے۔ آپ نے کہا سرحد کے مسلمانوں کو صرف نئے انتخابات پر ہی متوجہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ آزادانہ اور غیر جانبدار انتخابات کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ تاکہ صوبہ کے عوام کی صحیح رائے کی ترجمانی ہو سکے۔

کل سرحد کی وزارت کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں تادم صورت حالات پر غور کیا گیا۔ شاد سے مصیبت زدگان کی مدد کے لئے چالیس ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ سرمدت پال آجادیہ گورنمنٹ کی حکومت نے ٹائٹل لٹریچر کی طرف سے ایک خط کے بموجب پرتھر کرک ہوئے اس امر پر نو دیا کہ اس وقت ملک میں ایک دو سرے پر اعتماد کی وجہ سے سرمدت اور گورنمنٹ کے ساتھ ایک ختم کرنا چاہیے۔ درہمیت سے شادیتا مقامی اور سیاسی شکایت پیدا ہو جائیگی کہ آپ نے مختلف چیزوں کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا موجودہ زمانہ میں زندگی کی شکایت اتنی بڑھ گئی ہیں کہ کوئی کچھ قانون اور پابندیوں کی ضرورت نہیں۔ آپ نے تعلیم یافتہ بیکس سے اپیل کی کہ وہ امر پر کنٹرول کی ضرورت اور اس سے صحیح طریقہ پر فائدہ اٹھانے کی اہمیت واضح کریں۔

حیدرآباد ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ کل حیدرآباد میں ایک بڑی فوری پولیس ایکشن کو بنا کر دیا برطانوی فوج دسیج پیا لے رہی ہے۔ اس سلسلے میں خاندان شیارہ رہے ہیں۔ اور تحقیقات کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک ٹیکسی میں سے بہت سی مشین گینیں اور دیگر اسلحہ برآمد ہوا۔ واشنگٹن ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ معلوم ہوا ہے کہ سکر کے درختوں کی جے کہ اسے جمعیت اقوام متحدہ کا رکن بننے کی اجازت دے جائے ورنہ اسے کہ گزشتہ عالمگیر جنگ میں دشمن ملک میں سے ہنگری ہلاک ہے جس نے اتحادیوں کی تنظیم میں شامل ہونے کی خواہش

ظاہر کی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ایک رپورٹ کے مطابق اقوام کی جنرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں فلسطین کا معاملہ پیش کیا جائے گا۔

سائیکلون ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ بنہ جینی میں ویشام اور فرانس میں فوجی دستوں کی پھر پھر مشرور ہو گئی ہیں۔ چنانچہ کل جہازاں کی ہوائی اس میں چالیس اشخاص مارے گئے۔

ہک خدگان میں وائ کے وزیر عارف جی خاں نئی دہلی ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ اور اس کے ہند لارڈ مونیٹیشن نے کل آجادیہ بار مشر عارف جی خاں صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے ملاقات کی اور ان والیان ریاست کے جانسکر کو صاحب صوبہ پال نے بھی واسرے ہند سے ملاقات کی نئی دہلی ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ریاست کو گزشتہ اور ریاست منی پور سے دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ گندم دڑا ۱۰/۱۱ گندم ۵۹۱/۱۲/۱۳/۱۴/۱۵/۱۶/۱۷/۱۸/۱۹/۲۰ گندم ۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹/۳۰ گندم ۳۱/۳۲/۳۳/۳۴/۳۵/۳۶/۳۷/۳۸/۳۹/۴۰ گندم ۴۱/۴۲/۴۳/۴۴/۴۵/۴۶/۴۷/۴۸/۴۹/۵۰ گندم ۵۱/۵۲/۵۳/۵۴/۵۵/۵۶/۵۷/۵۸/۵۹/۶۰ گندم ۶۱/۶۲/۶۳/۶۴/۶۵/۶۶/۶۷/۶۸/۶۹/۷۰ گندم ۷۱/۷۲/۷۳/۷۴/۷۵/۷۶/۷۷/۷۸/۷۹/۸۰ گندم ۸۱/۸۲/۸۳/۸۴/۸۵/۸۶/۸۷/۸۸/۸۹/۹۰ گندم ۹۱/۹۲/۹۳/۹۴/۹۵/۹۶/۹۷/۹۸/۹۹/۱۰۰ گندم ۱۰۱/۱۰۲/۱۰۳/۱۰۴/۱۰۵/۱۰۶/۱۰۷/۱۰۸/۱۰۹/۱۱۰ گندم ۱۱۱/۱۱۲/۱۱۳/۱۱۴/۱۱۵/۱۱۶/۱۱۷/۱۱۸/۱۱۹/۱۲۰ گندم ۱۲۱/۱۲۲/۱۲۳/۱۲۴/۱۲۵/۱۲۶/۱۲۷/۱۲۸/۱۲۹/۱۳۰ گندم ۱۳۱/۱۳۲/۱۳۳/۱۳۴/۱۳۵/۱۳۶/۱۳۷/۱۳۸/۱۳۹/۱۴۰ گندم ۱۴۱/۱۴۲/۱۴۳/۱۴۴/۱۴۵/۱۴۶/۱۴۷/۱۴۸/۱۴۹/۱۵۰ گندم ۱۵۱/۱۵۲/۱۵۳/۱۵۴/۱۵۵/۱۵۶/۱۵۷/۱۵۸/۱۵۹/۱۶۰ گندم ۱۶۱/۱۶۲/۱۶۳/۱۶۴/۱۶۵/۱۶۶/۱۶۷/۱۶۸/۱۶۹/۱۷۰ گندم ۱۷۱/۱۷۲/۱۷۳/۱۷۴/۱۷۵/۱۷۶/۱۷۷/۱۷۸/۱۷۹/۱۸۰ گندم ۱۸۱/۱۸۲/۱۸۳/۱۸۴/۱۸۵/۱۸۶/۱۸۷/۱۸۸/۱۸۹/۱۹۰ گندم ۱۹۱/۱۹۲/۱۹۳/۱۹۴/۱۹۵/۱۹۶/۱۹۷/۱۹۸/۱۹۹/۲۰۰ گندم ۲۰۱/۲۰۲/۲۰۳/۲۰۴/۲۰۵/۲۰۶/۲۰۷/۲۰۸/۲۰۹/۲۱۰ گندم ۲۱۱/۲۱۲/۲۱۳/۲۱۴/۲۱۵/۲۱۶/۲۱۷/۲۱۸/۲۱۹/۲۲۰ گندم ۲۲۱/۲۲۲/۲۲۳/۲۲۴/۲۲۵/۲۲۶/۲۲۷/۲۲۸/۲۲۹/۲۳۰ گندم ۲۳۱/۲۳۲/۲۳۳/۲۳۴/۲۳۵/۲۳۶/۲۳۷/۲۳۸/۲۳۹/۲۴۰ گندم ۲۴۱/۲۴۲/۲۴۳/۲۴۴/۲۴۵/۲۴۶/۲۴۷/۲۴۸/۲۴۹/۲۵۰ گندم ۲۵۱/۲۵۲/۲۵۳/۲۵۴/۲۵۵/۲۵۶/۲۵۷/۲۵۸/۲۵۹/۲۶۰ گندم ۲۶۱/۲۶۲/۲۶۳/۲۶۴/۲۶۵/۲۶۶/۲۶۷/۲۶۸/۲۶۹/۲۷۰ گندم ۲۷۱/۲۷۲/۲۷۳/۲۷۴/۲۷۵/۲۷۶/۲۷۷/۲۷۸/۲۷۹/۲۸۰ گندم ۲۸۱/۲۸۲/۲۸۳/۲۸۴/۲۸۵/۲۸۶/۲۸۷/۲۸۸/۲۸۹/۲۹۰ گندم ۲۹۱/۲۹۲/۲۹۳/۲۹۴/۲۹۵/۲۹۶/۲۹۷/۲۹۸/۲۹۹/۳۰۰ گندم ۳۰۱/۳۰۲/۳۰۳/۳۰۴/۳۰۵/۳۰۶/۳۰۷/۳۰۸/۳۰۹/۳۱۰ گندم ۳۱۱/۳۱۲/۳۱۳/۳۱۴/۳۱۵/۳۱۶/۳۱۷/۳۱۸/۳۱۹/۳۲۰ گندم ۳۲۱/۳۲۲/۳۲۳/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۲۷/۳۲۸/۳۲۹/۳۳۰ گندم ۳۳۱/۳۳۲/۳۳۳/۳۳۴/۳۳۵/۳۳۶/۳۳۷/۳۳۸/۳۳۹/۳۴۰ گندم ۳۴۱/۳۴۲/۳۴۳/۳۴۴/۳۴۵/۳۴۶/۳۴۷/۳۴۸/۳۴۹/۳۵۰ گندم ۳۵۱/۳۵۲/۳۵۳/۳۵۴/۳۵۵/۳۵۶/۳۵۷/۳۵۸/۳۵۹/۳۶۰ گندم ۳۶۱/۳۶۲/۳۶۳/۳۶۴/۳۶۵/۳۶۶/۳۶۷/۳۶۸/۳۶۹/۳۷۰ گندم ۳۷۱/۳۷۲/۳۷۳/۳۷۴/۳۷۵/۳۷۶/۳۷۷/۳۷۸/۳۷۹/۳۸۰ گندم ۳۸۱/۳۸۲/۳۸۳/۳۸۴/۳۸۵/۳۸۶/۳۸۷/۳۸۸/۳۸۹/۳۹۰ گندم ۳۹۱/۳۹۲/۳۹۳/۳۹۴/۳۹۵/۳۹۶/۳۹۷/۳۹۸/۳۹۹/۴۰۰ گندم ۴۰۱/۴۰۲/۴۰۳/۴۰۴/۴۰۵/۴۰۶/۴۰۷/۴۰۸/۴۰۹/۴۱۰ گندم ۴۱۱/۴۱۲/۴۱۳/۴۱۴/۴۱۵/۴۱۶/۴۱۷/۴۱۸/۴۱۹/۴۲۰ گندم ۴۲۱/۴۲۲/۴۲۳/۴۲۴/۴۲۵/۴۲۶/۴۲۷/۴۲۸/۴۲۹/۴۳۰ گندم ۴۳۱/۴۳۲/۴۳۳/۴۳۴/۴۳۵/۴۳۶/۴۳۷/۴۳۸/۴۳۹/۴۴۰ گندم ۴۴۱/۴۴۲/۴۴۳/۴۴۴/۴۴۵/۴۴۶/۴۴۷/۴۴۸/۴۴۹/۴۵۰ گندم ۴۵۱/۴۵۲/۴۵۳/۴۵۴/۴۵۵/۴۵۶/۴۵۷/۴۵۸/۴۵۹/۴۶۰ گندم ۴۶۱/۴۶۲/۴۶۳/۴۶۴/۴۶۵/۴۶۶/۴۶۷/۴۶۸/۴۶۹/۴۷۰ گندم ۴۷۱/۴۷۲/۴۷۳/۴۷۴/۴۷۵/۴۷۶/۴۷۷/۴۷۸/۴۷۹/۴۸۰ گندم ۴۸۱/۴۸۲/۴۸۳/۴۸۴/۴۸۵/۴۸۶/۴۸۷/۴۸۸/۴۸۹/۴۹۰ گندم ۴۹۱/۴۹۲/۴۹۳/۴۹۴/۴۹۵/۴۹۶/۴۹۷/۴۹۸/۴۹۹/۵۰۰ گندم ۵۰۱/۵۰۲/۵۰۳/۵۰۴/۵۰۵/۵۰۶/۵۰۷/۵۰۸/۵۰۹/۵۱۰ گندم ۵۱۱/۵۱۲/۵۱۳/۵۱۴/۵۱۵/۵۱۶/۵۱۷/۵۱۸/۵۱۹/۵۲۰ گندم ۵۲۱/۵۲۲/۵۲۳/۵۲۴/۵۲۵/۵۲۶/۵۲۷/۵۲۸/۵۲۹/۵۳۰ گندم ۵۳۱/۵۳۲/۵۳۳/۵۳۴/۵۳۵/۵۳۶/۵۳۷/۵۳۸/۵۳۹/۵۴۰ گندم ۵۴۱/۵۴۲/۵۴۳/۵۴۴/۵۴۵/۵۴۶/۵۴۷/۵۴۸/۵۴۹/۵۵۰ گندم ۵۵۱/۵۵۲/۵۵۳/۵۵۴/۵۵۵/۵۵۶/۵۵۷/۵۵۸/۵۵۹/۵۶۰ گندم ۵۶۱/۵۶۲/۵۶۳/۵۶۴/۵۶۵/۵۶۶/۵۶۷/۵۶۸/۵۶۹/۵۷۰ گندم ۵۷۱/۵۷۲/۵۷۳/۵۷۴/۵۷۵/۵۷۶/۵۷۷/۵۷۸/۵۷۹/۵۸۰ گندم ۵۸۱/۵۸۲/۵۸۳/۵۸۴/۵۸۵/۵۸۶/۵۸۷/۵۸۸/۵۸۹/۵۹۰ گندم ۵۹۱/۵۹۲/۵۹۳/۵۹۴/۵۹۵/۵۹۶/۵۹۷/۵۹۸/۵۹۹/۶۰۰ گندم ۶۰۱/۶۰۲/۶۰۳/۶۰۴/۶۰۵/۶۰۶/۶۰۷/۶۰۸/۶۰۹/۶۱۰ گندم ۶۱۱/۶۱۲/۶۱۳/۶۱۴/۶۱۵/۶۱۶/۶۱۷/۶۱۸/۶۱۹/۶۲۰ گندم ۶۲۱/۶۲۲/۶۲۳/۶۲۴/۶۲۵/۶۲۶/۶۲۷/۶۲۸/۶۲۹/۶۳۰ گندم ۶۳۱/۶۳۲/۶۳۳/۶۳۴/۶۳۵/۶۳۶/۶۳۷/۶۳۸/۶۳۹/۶۴۰ گندم ۶۴۱/۶۴۲/۶۴۳/۶۴۴/۶۴۵/۶۴۶/۶۴۷/۶۴۸/۶۴۹/۶۵۰ گندم ۶۵۱/۶۵۲/۶۵۳/۶۵۴/۶۵۵/۶۵۶/۶۵۷/۶۵۸/۶۵۹/۶۶۰ گندم ۶۶۱/۶۶۲/۶۶۳/۶۶۴/۶۶۵/۶۶۶/۶۶۷/۶۶۸/۶۶۹/۶۷۰ گندم ۶۷۱/۶۷۲/۶۷۳/۶۷۴/۶۷۵/۶۷۶/۶۷۷/۶۷۸/۶۷۹/۶۸۰ گندم ۶۸۱/۶۸۲/۶۸۳/۶۸۴/۶۸۵/۶۸۶/۶۸۷/۶۸۸/۶۸۹/۶۹۰ گندم ۶۹۱/۶۹۲/۶۹۳/۶۹۴/۶۹۵/۶۹۶/۶۹۷/۶۹۸/۶۹۹/۷۰۰ گندم ۷۰۱/۷۰۲/۷۰۳/۷۰۴/۷۰۵/۷۰۶/۷۰۷/۷۰۸/۷۰۹/۷۱۰ گندم ۷۱۱/۷۱۲/۷۱۳/۷۱۴/۷۱۵/۷۱۶/۷۱۷/۷۱۸/۷۱۹/۷۲۰ گندم ۷۲۱/۷۲۲/۷۲۳/۷۲۴/۷۲۵/۷۲۶/۷۲۷/۷۲۸/۷۲۹/۷۳۰ گندم ۷۳۱/۷۳۲/۷۳۳/۷۳۴/۷۳۵/۷۳۶/۷۳۷/۷۳۸/۷۳۹/۷۴۰ گندم ۷۴۱/۷۴۲/۷۴۳/۷۴۴/۷۴۵/۷۴۶/۷۴۷/۷۴۸/۷۴۹/۷۵۰ گندم ۷۵۱/۷۵۲/۷۵۳/۷۵۴/۷۵۵/۷۵۶/۷۵۷/۷۵۸/۷۵۹/۷۶۰ گندم ۷۶۱/۷۶۲/۷۶۳/۷۶۴/۷۶۵/۷۶۶/۷۶۷/۷۶۸/۷۶۹/۷۷۰ گندم ۷۷۱/۷۷۲/۷۷۳/۷۷۴/۷۷۵/۷۷۶/۷۷۷/۷۷۸/۷۷۹/۷۸۰ گندم ۷۸۱/۷۸۲/۷۸۳/۷۸۴/۷۸۵/۷۸۶/۷۸۷/۷۸۸/۷۸۹/۷۹۰ گندم ۷۹۱/۷۹۲/۷۹۳/۷۹۴/۷۹۵/۷۹۶/۷۹۷/۷۹۸/۷۹۹/۸۰۰ گندم ۸۰۱/۸۰۲/۸۰۳/۸۰۴/۸۰۵/۸۰۶/۸۰۷/۸۰۸/۸۰۹/۸۱۰ گندم ۸۱۱/۸۱۲/۸۱۳/۸۱۴/۸۱۵/۸۱۶/۸۱۷/۸۱۸/۸۱۹/۸۲۰ گندم ۸۲۱/۸۲۲/۸۲۳/۸۲۴/۸۲۵/۸۲۶/۸۲۷/۸۲۸/۸۲۹/۸۳۰ گندم ۸۳۱/۸۳۲/۸۳۳/۸۳۴/۸۳۵/۸۳۶/۸۳۷/۸۳۸/۸۳۹/۸۴۰ گندم ۸۴۱/۸۴۲/۸۴۳/۸۴۴/۸۴۵/۸۴۶/۸۴۷/۸۴۸/۸۴۹/۸۵۰ گندم ۸۵۱/۸۵۲/۸۵۳/۸۵۴/۸۵۵/۸۵۶/۸۵۷/۸۵۸/۸۵۹/۸۶۰ گندم ۸۶۱/۸۶۲/۸۶۳/۸۶۴/۸۶۵/۸۶۶/۸۶۷/۸۶۸/۸۶۹/۸۷۰ گندم ۸۷۱/۸۷۲/۸۷۳/۸۷۴/۸۷۵/۸۷۶/۸۷۷/۸۷۸/۸۷۹/۸۸۰ گندم ۸۸۱/۸۸۲/۸۸۳/۸۸۴/۸۸۵/۸۸۶/۸۸۷/۸۸۸/۸۸۹/۸۹۰ گندم ۸۹۱/۸۹۲/۸۹۳/۸۹۴/۸۹۵/۸۹۶/۸۹۷/۸۹۸/۸۹۹/۹۰۰ گندم ۹۰۱/۹۰۲/۹۰۳/۹۰۴/۹۰۵/۹۰۶/۹۰۷/۹۰۸/۹۰۹/۹۱۰ گندم ۹۱۱/۹۱۲/۹۱۳/۹۱۴/۹۱۵/۹۱۶/۹۱۷/۹۱۸/۹۱۹/۹۲۰ گندم ۹۲۱/۹۲۲/۹۲۳/۹۲۴/۹۲۵/۹۲۶/۹۲۷/۹۲۸/۹۲۹/۹۳۰ گندم ۹۳۱/۹۳۲/۹۳۳/۹۳۴/۹۳۵/۹۳۶/۹۳۷/۹۳۸/۹۳۹/۹۴۰ گندم ۹۴۱/۹۴۲/۹۴۳/۹۴۴/۹۴۵/۹۴۶/۹۴۷/۹۴۸/۹۴۹/۹۵۰ گندم ۹۵۱/۹۵۲/۹۵۳/۹۵۴/۹۵۵/۹۵۶/۹۵۷/۹۵۸/۹۵۹/۹۶۰ گندم ۹۶۱/۹۶۲/۹۶۳/۹۶۴/۹۶۵/۹۶۶/۹۶۷/۹۶۸/۹۶۹/۹۷۰ گندم ۹۷۱/۹۷۲/۹۷۳/۹۷۴/۹۷۵/۹۷۶/۹۷۷/۹۷۸/۹۷۹/۹۸۰ گندم ۹۸۱/۹۸۲/۹۸۳/۹۸۴/۹۸۵/۹۸۶/۹۸۷/۹۸۸/۹۸۹/۹۹۰ گندم ۹۹۱/۹۹۲/۹۹۳/۹۹۴/۹۹۵/۹۹۶/۹۹۷/۹۹۸/۹۹۹/۱۰۰۰ گندم ۱۰۰۱/۱۰۰۲/۱۰۰۳/۱۰۰۴/۱۰۰۵/۱۰۰۶/۱۰۰۷/۱۰۰۸/۱۰۰۹/۱۰۱۰ گندم ۱۰۱۱/۱۰۱۲/۱۰۱۳/۱۰۱۴/۱۰۱۵/۱۰۱۶/۱۰۱۷/۱۰۱۸/۱۰۱۹/۱۰۲۰ گندم ۱۰۲۱/۱۰۲۲/۱۰۲۳/۱۰۲۴/۱۰۲۵/۱۰۲۶/۱۰۲۷/۱۰۲۸/۱۰۲۹/۱۰۳۰ گندم ۱۰۳۱/۱۰۳۲/۱۰۳۳/۱۰۳۴/۱۰۳۵/۱۰۳۶/۱۰۳۷/۱۰۳۸/۱۰۳۹/۱۰۴۰ گندم ۱۰۴۱/۱۰۴۲/۱۰۴۳/۱۰۴۴/۱۰۴۵/۱۰۴۶/۱۰۴۷/۱۰۴۸/۱۰۴۹/۱۰۵۰ گندم ۱۰۵۱/۱۰۵۲/۱۰۵۳/۱۰۵۴/۱۰۵۵/۱۰۵۶/۱۰۵۷/۱۰۵۸/۱۰۵۹/۱۰۶۰ گندم ۱۰۶۱/۱۰۶۲/۱۰۶۳/۱۰۶۴/۱۰۶۵/۱۰۶۶/۱۰۶۷/۱۰۶۸/۱۰۶۹/۱۰۷۰ گندم ۱۰۷۱/۱۰۷۲/۱۰۷۳/۱۰۷۴/۱۰۷۵/۱۰۷۶/۱۰۷۷/۱۰۷۸/۱۰۷۹/۱۰۸۰ گندم ۱۰۸۱/۱۰۸۲/۱۰۸۳/۱۰۸۴/۱۰۸۵/۱۰۸۶/۱۰۸۷/۱۰۸۸/۱۰۸۹/۱۰۹۰ گندم ۱۰۹۱/۱۰۹۲/۱۰۹۳/۱۰۹۴/۱۰۹۵/۱۰۹۶/۱۰۹۷/۱۰۹۸/۱۰۹۹/۱۱۰۰ گندم ۱۱۰۱/۱۱۰۲/۱۱۰۳/۱۱۰۴/۱۱۰۵/۱۱۰۶/۱۱۰۷/۱۱۰۸/۱۱۰۹/۱۱۱۰ گندم ۱۱۱۱/۱۱۱۲/۱۱۱۳/۱۱۱۴/۱۱۱۵/۱۱۱۶/۱۱۱۷/۱۱۱۸/۱۱۱۹/۱۱۲۰ گندم ۱۱۲۱/۱۱۲۲/۱۱۲۳/۱۱۲۴/۱۱۲۵/۱۱۲۶/۱۱۲۷/۱۱۲۸/۱۱۲۹/۱۱۳۰ گندم ۱۱۳۱/۱۱۳۲/۱۱۳۳/۱۱۳۴/۱۱۳۵/۱۱۳۶/۱۱۳۷/۱۱۳۸/۱۱۳۹/۱۱۴۰ گندم ۱۱۴۱/۱۱۴۲/۱۱۴۳/۱۱۴۴/۱۱۴۵/۱۱۴۶/۱۱۴۷/۱۱۴۸/۱۱۴۹/۱۱۵۰ گندم ۱۱۵۱/۱۱۵۲/۱۱۵۳/۱۱۵۴/۱۱۵۵/۱۱۵۶/۱۱۵۷/۱۱۵۸/۱۱۵۹/۱۱۶۰ گندم ۱۱۶۱/۱۱۶۲/۱۱۶۳/۱۱۶۴/۱۱۶۵/۱۱۶۶/۱۱۶۷/۱۱۶۸/۱۱۶۹/۱۱۷۰ گندم ۱۱۷۱/۱۱۷۲/۱۱۷۳/۱۱۷۴/۱۱۷۵/۱۱۷۶/۱۱۷۷/۱۱۷۸/۱۱۷۹/۱۱۸۰ گندم ۱۱۸۱/۱۱۸۲/۱۱۸۳/۱۱۸۴/۱۱۸۵/۱۱۸۶/۱۱۸۷/۱۱۸۸/۱۱۸۹/۱۱۹۰ گندم ۱۱۹۱/۱۱۹۲/۱۱۹۳/۱۱۹۴/۱۱۹۵/۱۱۹۶/۱۱۹۷/۱۱۹۸/۱۱۹۹/۱۲۰۰ گندم ۱۲۰۱/۱۲۰۲/۱۲۰۳/۱۲۰۴/۱۲۰۵/۱۲۰۶/۱۲۰۷/۱۲۰۸/۱۲۰۹/۱۲۱۰ گندم ۱۲۱۱/۱۲۱۲/۱۲۱۳/۱۲۱۴/۱۲۱۵/۱۲۱۶/۱۲۱۷/۱۲۱۸/۱۲۱۹/۱۲۲۰ گندم ۱۲۲۱/۱۲۲۲/۱۲۲۳/۱۲۲۴/۱۲۲۵/۱۲۲۶/۱۲۲۷/۱۲۲۸/۱۲۲۹/۱۲۳۰ گندم ۱۲۳۱/۱۲۳۲/۱۲۳۳/۱۲۳۴/۱۲۳۵/۱۲۳۶/۱۲۳۷/۱۲۳۸/۱۲۳۹/۱۲۴۰ گندم ۱۲۴۱/۱۲۴۲/۱۲۴۳/۱۲۴۴/۱۲۴۵/۱۲۴۶/۱۲۴۷/۱۲۴۸/۱۲۴۹/۱۲۵۰ گندم ۱۲۵۱/۱۲۵۲/۱۲۵۳/۱۲۵۴/۱۲۵۵/۱۲۵۶/۱۲۵۷/۱۲۵۸/۱۲۵۹/۱۲۶۰ گندم ۱۲۶۱/۱۲۶۲/۱۲۶۳/۱۲۶۴/۱۲۶۵/۱۲۶۶/۱۲۶۷/۱۲۶۸/۱۲۶۹/۱۲۷۰ گندم ۱۲۷۱/۱۲۷۲/۱۲۷۳/۱۲۷۴/۱۲۷۵/۱۲۷۶/۱۲۷۷/۱۲۷۸/۱۲۷۹/۱۲۸۰ گندم ۱۲۸۱/۱۲۸۲/۱۲۸۳/۱۲۸۴/۱۲۸۵/۱۲۸۶/۱۲۸۷/۱۲۸۸/۱۲۸